جس سے دنیا کو یہ معلوم ہو کہ آج روئے زمین کے گوشے گوشے میں جو تقریباً ایک ارب کلمہ گو پھیلے ہوئے ہیں۔ اس ملت کو قائم اور اس امت کو برپا کرنے کے لئے حضور ؐ نے زندگی بھر کیسے کیسے دکھ جھیلے اور کیا کیا جسمانی و ذہنی اذیتیں جھیلی تھیں۔ جن کے مقابلہ میں افسانۂ کربلا کے مفروضہ مظالم بھی ہیچ ہیں۔ کیا آپ کے دارالعلوم میں "الحق" کے قارئین میں یا ملک بھر میں کوئی ایسا صاحب علم و قلم نہیں ہے جو ایک ایسی کتاب "مصائب نبوی ؐ" کے عنوان سے تالیف کر سکے جو آیات قرآنی معتبر احادیث نبوی ؐ اور مستند آثار صحابہؓ کے عربی متن، اردو تراجم اور ماخذ کے حوالہ جات پر مشتمل ہو۔

اگر مناسب سمجھیں تو میری طرف سے اس دعوت الی الخیر کو "الحق" کے ذریعہ عام فرما دیں۔ شاید خدا کسی کو اپنے حبیب ؐ کی اس قلمی خدمت کی توفیق دے۔ دعاگو و دعا جو خسروی۔ ناظم آباد۔ کراچی

اور اب شراب کی باری آئی | آپ کی توجہ ۲۸؍۴ کے "جنگ" (کراچی) کے صفحہ اول پر شائع شدہ شرعی عدالت کے فیصلہ کی خبر پر مبذول کراتا ہوں جس کی رو سے اس اسلامی مملکت میں ۶۰-۷۰ لاکھ ہندوؤں، سکھوں، پارسیوں، یہودیوں، عیسائیوں، بہائیوں، ذکریوں اور قادیانیوں کو شراب پینے، کشید کرنے، درآمد کرنے، ذخیرہ کرنے، نقل و حمل کرنے یا کسی کو بھی فروخت کرنے سے شرعاً نہیں روکا جا سکتا۔ اس نام نہاد شرعی عدالت کے چار قاضیوں میں ایک (شیعہ) قاضی کا فیصلہ یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے لئے بھی ہر قسم کی شراب مباح ہے سوائے انگوری کے اور وہ بھی اگر بحد سکر پی جائے۔

اس سے قبل شرعی عدالت رجم کو خلاف شرع قرار دے چکی ہے۔ اب شراب کے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہے کیونکہ خمر اور میسر دونوں "اجتنبوا" کے تحت آتے ہیں۔ لہٰذا شراب کی اباحت کے ساتھ جوا بھی مباح ہو گیا۔ مذکورہ بالا قاضی نے اپنے فیصلہ میں اجتناب و تحریم کا فرق بتایا ہے۔

اگر ایسے ہی شرعی عدالتوں کے، ایسے ہی قاضیوں کے ذریعے اسلامی قوانین کا اجراء ہونا ہے تو اب زنا اور اغلام کی اباحت کے لئے فتوے میں بھی دیر نہیں۔ اغلام کے متعلق تو قرآن میں کوئی تعزیر ہے ہی نہیں۔ دراصل یہ فتنہ انکار حدیث کے نتائج ہیں جسے تمسک بالقرآن کا پر فریب نام دے دیا گیا ہے۔ اس کے پس پشت جو اندرونی اور بیرونی دماغ سرگرم ہیں ان سے آپ واقف ہی ہیں۔

مزید برآں یہ کہ ماہرین قانون سے مشورہ کریں کہ آیا کسی مروجہ (ملکی یا شرعی) یا موجودہ کٹے پھٹے آئین کے تحت ایسے لوگوں کو مسند قضا کے لئے نااہل قرار دلوانے کے لئے عدالتی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے؟ اگر ۲۵ فیصد بھی امکان ہے تو فوراً کسی نہ کسی طرف سے استغاثہ دائر کرا دیں۔ اگر آپ حضرات صرف خامہ فرسائی ہی کو جہاد سمجھتے رہے تو رفتہ رفتہ تمام اسلامی قوانین دیوانی و فوجداری کی دھجیاں بکھر جائیں گی۔ پھر آپ چودہ سو سال میں مدون فقہی کتابوں کو عجائب خانہ میں رکھا دیکھیں گے۔ یہ رانہ ماننے گا میرا دل جل رہا ہے اور جو کچھ مزید ہونے والا ہے وہ نظر آ رہا ہے۔

(دعا جو و دعا گو۔ خسروی۔ ناظم آباد۔ کراچی)